نبوت کے جھوٹے مدعی، قادیانی کذاب کی زندگی کے ایک پہلو پر مفصل تحریر

ٹھرکی

جلد اول رسالہ نمبر 7

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

مرزا قادیانی کی ٹھرک بازیاں

اُنہوں کچھ دیدا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اُس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کھڑا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھتے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اُتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی۔ اُس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اُس نے ہنس کر جواب دیا، انہوں کچھ دیدا ہے۔ یعنی اُسے کیا دکھائی دیتا ہے۔

(ذکر حبیب از قادیانی مفتی صادق، صفحہ 30)

مرزا قادیانی کا غیر محرم عورتوں سے شرمناک اختلاط

مرزا قادیانی کی ذاتی زندگی کے اندر ایسے ایسے واقعات پائے جاتے ہیں جو نہ صرف اُس کے اخلاقی زوال کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ مرزا کا اپنے گھر کی عورتوں، خادماؤں اور اجنبی عورتوں کے ساتھ میل جول عام انسانی معیار سے بھی نیچے تھا۔ ”ذکرِ حبیب“ از قادیانی مفتی صادق میں بیان کردہ واقعہ اس سلسلے کا نہایت شرمناک ثبوت ہے۔ حوالہ کے مطابق مرزا قادیانی کے گھر میں ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ رہتی تھی جو

ذہنی توازن کی پختہ نہیں تھی۔اس خادمہ نے ایک دن وہ انتہائی فحش اور غیر اخلاقی حرکت کی کہ جس کمرے میں مرزا بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کے کام میں مصروف تھا، اسی کمرے کے ایک کونے میں خود کو برہنہ کر کے نہانے لگی۔ یہ ایک ایسا فعل تھا جس پر کوئی بھی غیرت مند، معمولی عقل رکھنے والا شخص فوراً پردہ کرواتا، اس کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش کرتا یا کم از کم اپنی نظر جھکا کر کمرہ چھوڑ دیتا لیکن مرزا قادیانی کی بے حسی اور غیر ذمہ دارانہ کردار کا یہ عالم تھا کہ وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا، لکھنے میں مصروف رہا اور اس پر کوئی اثر نہ لیا۔جب وہ خادمہ نہا کر فارغ ہوئی تو دوسری خادمہ نے اُسے جھڑکا کہ تو نے یہ حرکت حضرت صاحب کی موجودگی میں کس طرح کرلی۔اس پر نیم دیوانی خادمہ نے نہایت معنی خیز جملہ کہا: ''اُنہوں کچھ دیدا ہے'' یعنی ''اُنہیں تو کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا''۔ یہ جملہ محض ایک پاگل عورت کی زبان سے نہیں نکلا بلکہ اس میں پورے ماحول، مرزا کی بے غیرتی اور اس کے گھر کے اندر ہونے والی بے پردگی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

یہ واقعہ کئی پہلوؤں سے مرزا قادیانی کی شخصیت پر بدترین سوال اٹھاتا ہے۔سب سے پہلا نکتہ یہ ہے کہ کوئی بھی نبی، صوفی، مجدد یا خداداد شخصیت ایسی غیر محرم عورت کے سامنے نہ بیٹھا رہتا جو برہنہ ہو کر اس کے سامنے غسل کر رہی ہو۔انبیاء کے گھروں میں پاکیزگی، حیا، پردہ، اخلاقی عظمت اور تقدس پایا جاتا ہے۔جبکہ مرزا کے گھر کی فضا اور اس کے اپنے عمل سے صاف ظاہر ہے کہ نہ وہاں پردے کی کوئی حد تھی نہ غیرت کا کوئی شائبہ۔دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ عورت کے الفاظ ''اُنہوں کچھ دیدا ہے'' اس بات کی طرف کھلی نشاندہی ہیں کہ مرزا عورتوں کے سامنے اس طرح بیٹھے رہنے کا عادی تھا اور گھر والوں کو بھی معلوم تھا کہ مرزا کی نظر ایسی چیزوں پر نہیں اُٹھتی بی یا پھر اس کی طبیعت ایسی تھی کہ وہ عورتوں کے جسم سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ یہ بات خود مرزا کے دیگر حوالہ جات سے بھی ثابت ہوتی ہے جہاں وہ اپنے آپ کو ''مریم''

بنانے،''حاملہ'' کرنے،''دردِ زہ'' کے الہامات، اور مقعد سے مسلسل خون آنے جیسے افعال بیان کرتا ہے، جو اس کی شخصیت کے عجیب، غیر معمولی اور اخلاقی بگاڑ کو ثابت کرتے ہیں۔
تیسرا پہلو یہ ہے کہ ایک مرد کی موجودگی میں، وہ بھی گھر کے سربراہ کی موجودگی میں، عورت کا برہنہ ہو کر نہانا گھر کے ماحول کی بے حیائی کا کھلا اظہار ہے۔ یہ واقعہ اگر کسی عام شخص کے گھر میں ہو تو بھی اخلاقی گراوٹ کی دلیل سمجھا جائے گا، چہ جائیکہ ایسے شخص کے گھر ہو جو دعویٰ کرے کہ میں''مسیح موعود''،''مہدی''،''نبی'' یا''خدا کی طرف سے مامور'' ہوں۔ ایسی شخصیت کے گھر سے اخلاقی پاکیزگی، پردے اور شرم وحیا کا اعلیٰ ترین معیار متوقع ہوتا ہے۔

مگر ٹھوس حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر میں خادمائیں آزادانہ گھومتی تھیں، عورتیں اس کے کمرے میں اس وقت بھی داخل ہوتی تھیں جب وہ موجود ہوتا تھا، اور برہنہ ہو کر نہانا بھی اس ماحول میں کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مرزا کی اپنی طبیعت میں اس منظر پر غیرت، تکلیف، ناراضی یا حیا کا کوئی اظہار نہیں ہوا بلکہ پورا واقعہ اس کی بے حسی اور عورتوں کے ساتھ غیر معمولی اختلاط پر دلالت کرتا ہے۔

اس واقعہ کی روشنی میں مرزا قادیانی کی''ٹھرک بازیاں'' صرف الزام نہیں رہتیں بلکہ اس کے اپنے پیروکاروں کے قلم سے نکلے ہوئے اعترافات بن جاتی ہیں۔ ایسے ماحول، ایسے کردار اور ایسی بے شرمی کے ساتھ اگر کوئی شخص نبوت، مہدویت یا مسیحیت کا دعویٰ کرے تو یہ تاریخ کا سب سے بڑا اخلاقی تضاد بن جاتا ہے۔

پردہ، غیر محرم سے احتراز از قرآن و حدیث

قرآن وسنت کی روشنی سے پردہ، غیر محرم سے احتراز اور معاشرتی پاکیزگی کے اصول واضح کرنا ضروری ہے۔ ذیل میں متعلقہ نصوص، ان کا مفہوم اور عملی استدلال پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو کہ اسلام نے اس معاملے کو کس قدر سنجیدگی سے لیا ہے اور اس واقعے کو کس

تناظر میں پرکھنا چاہیے۔

قرآنِ مجید کی ہدایات۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ(30)وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(31)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے(30) اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا

بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں، اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (31)

(سورہ النور آیت 31،30)

یہ آیات اسلام کی بنیادی اخلاقی ہدایات ہیں جن کا مقصد معاشرے میں بے حیائی، فتنہ اور غیرت کے زوال کو روکنا ہے۔ پردہ اور نظر نیچی رکھنے کا حکم فردی پاکیزگی کے ساتھ اجتماعی امن کا سبب بھی بنتا ہے۔ پردہ صرف لباس کا معاملہ نہیں بلکہ نظر و زبان و حرکت تک ایک جامع نظام ہے جو غیر محرم اختلاط کو محدود کرتا ہے۔

ایک اور اہم آیت

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے، اور بہت ہی بری راہ،

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 32)

یہ حکم فحشاء کی ابتدا کو روکتا ہے، اسلام نے صرف زنا کی ممانعت نہیں بلکہ اس کی ابتدا

یعنی ایسے مواقع جن سے زنا کا دروازہ کھل سکتا ہے، انہیں بھی بند کیا ہے۔ اس کا عملی مطلب یہ ہے کہ غیر محرم سے ایسی تنہائی، اخلاط یا بے پردگی جس سے گناہ کی طرف آسانی پیدا ہو، اسے سختی سے روکا جائے۔

حدیثِ نبوی ﷺ میں اس تصور کو تقویت دینے والی متعدد روایات ملتی ہیں۔ ایک اہم روایت ہے:

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔

(صحیح بخاری 5233)

یہ فرمان واضح طور پر اکیلے میں مخلوط ملاقات کی ممانعت کرتا ہے کیونکہ ایسی تنہائی میں فکری و عملی لغزش کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مشہور ہدایت ہے کہ عورتیں اکیلے بغیر محرم کے سفر نہ کریں، جو معاشرتی رواداری میں حفاظتی حکم ہے اور اسی اصول کا اطلاق گھریلو اختلاط اور ملازمت کے معاملات پر بھی ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مؤمن کے ایمان کی پاکیزگی اور نگاہ کی حفاظت پر زور دیا۔ آنکھیں نیچی رکھنے اور غیر محرم سے غیر ضروری گفتگو و لمس سے بچنے کے حکم کی متعدد احادیث میں تاکید ملتی ہے۔ اس کا عملی مفہوم یہ ہے کہ محرم و غیر محرم کے درمیان حدود واضح ہوں؛ ملاقاتیں رسمی، معاشی یا ضروری ہوں تو باعزت، کھلے اور عوامی مقامات یا محض ادارہ جاتی پس منظر میں ہوں؛ ذاتی، خفیہ، یارات گئے کی بیٹھک جیسے مواقع سے قطعی اجتناب کیا جائے۔

اسلامی فقہ نے اسی متن سے پردے اور غیر محرم سے کنارہ کشی کے قواعد وضع کیے ہیں: غیر محرم کے ساتھ تنہا ہونا (خلوت)، بے پردگی، جسمانی قربت اور غیر ضروری مصافحہ یا لمس سے پرہیز فرض یا مکروہ قرار پایا ہے۔ عورتوں کے لیے پردہ و حجاب اور مردوں کے لیے

شرمگاہ کی حفاظت دونوں پر یکساں زور ہے۔ یہ حدود صرف عورتوں پر لاگو نہیں بلکہ مردوں کو بھی نگاہ نیچی رکھنے، زبان سنبھالنے اور فتنہ انگیز گفتگو سے بچنے کا پابند کیا گیا۔

اس پیش کردہ واقعے کے تناظر میں یہ چند عملی نکتۂ نظر اہم ہیں۔ایک، اگر گھر کے سربراہ یا وہ شخص جسے لوگ روحانی رہنمائی، تقویٰ یا مثال سمجھتے ہیں، غیر محرم عورتوں کے سامنے پردہ و حیا کے اصول کی پامالی کرے تو وہ اپنی جماعت کے لیے براہِ راست فتنے کی دعوت ہے۔ دو، ایسے حالات میں صرف فردی بدذوقی نہیں بلکہ آئینی شانِ دینی اور عوامی اعتماد مجروح ہوتا ہے۔لہٰذا معاشرتی سطح پر اس کی مذمت اور احتساب لازم ہے۔ دین اسلام نے حدودِ شرع مقرر کیں تا کہ فتنہ اور جرائم کی ابتدا روکی جا سکے۔اس لیے غیر محرم عورتوں کا کھلے طور پر کسی مرد کی موجودگی میں نہانا، تنہائی میں بیٹھنا یا دیگر ایسے اعمال جو فتنہ پیدا کریں، اسلامی اخلاق کے منافی ہیں اور انہیں کم از کم مکروہ اور اکثر اًحرام قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی نصوص اور فقہی اصولوں کی روشنی میں نتیجہ واضح ہے۔ پردہ اور غیر محرم سے پرہیز نہ صرف فردی تقویٰ کا معاملہ ہے بلکہ معاشرتی سلامت کے لیے بنیاد ہے۔آپ کے پیش کردہ واقعے کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے واقعات جہاں روحانی یا مذہبی لیبل والے افراد کے دائرے میں رونما ہوں تو ان کے مضمرات مذہبی، اخلاقی اور اجتماعی اعتبار سے سنگین ہوتے ہیں۔اس لیے ایسے واقعات کو نصوص کے مطابق شناخت، نشاندہی اور عوام الناس کو آگاہ کر کے شرعی اور معاشرتی طریقوں سے نمٹا یا جانا چاہیے۔

کے اُس حصّہ میں جو پُرانے پُل کے جنوبی جانب ہے اور جہاں اب قاری محمد یٰسین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب اور میاں احمد نور افغان وغیرہ کے مکانات ہیں یہاں ایک مکان بنانا چاہا۔ لیکن اس تجویز شدہ مکان کا جو نقشہ اُنہوں نے بنایا اور بتیاں لگائیں تو معلوم ہُوا کہ نواب صاحب نے کچھ حصّہ اس زمین کا بھی اپنے نقشہ میں شامل کر لیا تھا جو اُس کھیت کے غربی جانب تھا جس کھیت کو بہت سی بھرتی ڈلوا کر حضرت اُمّ المومنین نے تیار کروایا تھا۔ (اُس وقت نواب صاحب کی بیگم جو وہ مالیر کوٹلہ سے ساتھ لائے تھے، زندہ تھیں) یہ بات حضرت اُمّ المومنین کی ناراضگی کا موجب ہوئی اور حضرت اُمّ المومنین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے اِس ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضورؑ نے نواب صاحب کو لکھا۔ جس پر نواب صاحب نے اُس زمین پر مکان بنانے کے اِرادہ کو ترک کیا کہ اِس میں ابتداء ہی میں تنازع ہوا ہے یہ جگہ مبارک نہیں ہوسکتی اور بعد میں دوسرے اصحاب نے بھرتی ڈلوا کر وہاں مکانات بنوا لئے اور نواب صاحب نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس زمین خرید کر کے کوٹھی بنوائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ تعلّقات محبت کے بڑھانے میں اُنہیں بڑی برکات حاصِل ہوئیں۔

بال سفید

فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بال تیس سال کی عمر میں سفید ہونے شروع ہوئے تھے اور پھر جلد جلد سب سفید ہو گئے۔

اُنہوں کُجھ دِیدَا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اُس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحبؑ بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھّے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اُتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحبؑ اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی۔ اُس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحبؑ کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اُس نے ہنس کر جواب دیا، اُنہوں کُجھ دِیدَا ہَے۔ یعنی اُسے کیا دِکھائی دیتا ہے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عادت غضِّ بصر کی جو وہ ہر وقت مشاہدہ کرتی تھی اس کا اثر اُس دیوانی عورت پر بھی ایسا تھا کہ وہ خیال کرتی تھی کہ حضورؑ کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اِس واسطے حضورؑ سے کسی پَردہ کی ضرورت ہی نہیں۔

جاؤ! جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں

{77} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔بیان کیا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے۔یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے ۔مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں ۔ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں ۔مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے میں نے کہا مولوی صاحب! جواب لے آئے؟۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 56 روایت نمبر 77)

مرزا قادیانی کا پردہ سے انکار

سیرت المہدی روایت 77 میں مرزا قادیانی کا ایک انتہائی سنگین اور شرعی اصولوں کے خلاف روّیہ سامنے آتا ہے۔روایت کے مطابق جب مولوی عبدالکریم قادیانی نے اسے سمجھایا کہ:”لوگ بہت ہیں، بیوی صاحبہ کو الگ جگہ بٹھا دیں“ تو مرزا قادیانی نے جواب

دیا:” جاؤ جی، میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں“ یہ ایک ایسا جملہ ہے جس میں قرآن کے حکم کا انکار، رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت، مسلمان معاشرت کی بنیادوں کی توہین، ایک مدعیِ نبوت کا عورتوں کے پردہ کے باب میں بے شرمی پر مبنی موقف صاف اور بے نقاب دکھائی دیتا ہے۔

یہ صرف فتویٰ یا فقہی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی، شرعی اور تمدنی لحاظ سے بے غیرتی کی بدترین مثال ہے، خاص طور پر ایسے شخص کی طرف سے جو اپنے آپ کو ”مسیح موعود“ اور ”نبی“ کہنے کی جسارت کرے۔

اسلام میں پردہ، قرآنِ کریم کی واضح ہدایات

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے

(سورۃ الاحزاب آیت 33)

جس جاہلیت کی تبرّج سے منع فرمایا گیا۔ یہ اصول مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو مکمل طور پر روک دیتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی کو عملی طور پر اختیار کرنے کا اعلان کیا۔

دیوث اور حدیث غیرتِ ایمانی

سرکار ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا: الدَّيُّوثُ مِنَ الرِّجَالِ، وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الدَّيُّوثُ مِنَ الرِّجَالِ؟، قَالَ: " الَّذِي لَا يُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ". قُلْنَا: فَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟، قَالَ: " الَّتِي تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ "

تین قسم کے لوگ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: مردوں میں سے دیوث، عورتوں میں سے مردانہ عورت، اور شراب کا عادی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! شراب کے عادی کو تو ہم جانتے ہیں، مردوں میں دیوث کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اس پر غیرت نہ کرے کہ اس کے گھر والوں کے پاس کون آتا جاتا ہے۔ ہم نے عرض کیا: اور عورتوں میں مردانہ عورت کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔

(شعب الایمان 10310)

جس مرد میں بیوی کی بے پردگی پر غیرت نہ ہو، اسے حدیث میں دیّوث کہا گیا ہے اور دیوث کے لیے جنت حرام ہے۔

مرزا قادیانی کا عمل کیوں سنگین جرم تھا؟

☆ بیوی کو غیر مردوں کے درمیان بے پردہ لیکر گھومنا۔ یہ عمل اسلامی غیرت کے خلاف، پردے کی تعلیم کے خلاف، نبی کریم ﷺ کی سنت کی کھلی توہین ہے۔

☆ نصیحت کرنے والے مولوی کو جھاڑ دینا۔ مولوی عبدالکریم جیسے قادیانی عالم نے جب پردہ کی بات کی تو مرزا نے سختی سے انکار کر دیا۔ یہ رویّہ ظاہر کرتا ہے کہ مرزا کے نزدیک اسلامی اخلاق کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ خود کو شریعت سے بالاتر سمجھتا تھا۔ اس کا مقصد اسلامی تہذیب نہیں بلکہ آزاد اختلاط اور بے پردگی کو فروغ دینا تھا

☆ غیر محرموں کی موجودگی میں بیوی کے ساتھ دندناتے پھرنا۔ یہ عمل ایسا ہے کہ عام مسلمان بھی احتراز کرتا ہے، تاجرانِ بازار بھی ایسا نہیں کرتے علمائے امت نے اسے فحاشی کی ابتدا قرار دیا ہے۔ لیکن ایک خودساختہ "نبی" اسے عین دین کہتا رہا۔

مرزا قادیانی کا یہ جملہ: "میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں" نہ صرف اس کے اخلاقی پستی کا ثبوت ہے بلکہ یہ مندرجہ ذیل چیزوں کا اعلان بھی ہے:

1. قرآن کے صریح حکم کا انکار (سورۃ النور، سورۃ الاحزاب)
2. نبی ﷺ کی حیا اور پردہ کی سنت سے بغاوت
3. امتِ مسلمہ کے اجماعی عقیدے کی مخالفت
4. اپنی زوجہ کی بے پردگی اور غیر مردوں سے اختلاط پر رضامندی
5. غیرتِ ایمانی کا مکمل فقدان
6. ایسے شخص کا نبی یا مصلح ہونا ناممکن ہو جاتا ہے

کیونکہ: جس کے گھر میں پردہ نہ ہو، اس کے دین پر بھلا کب اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

میرے سامنے مگر ایک فاصلہ پر ایک شیر بیٹھا ہے میں اسے دیکھ کر کانپ گیا لیکن میں نے جی میں ہی اپنے آپ کو ملامت کی کہ یہ میرا وہم ہے۔ چنانچہ میں نے پھر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ پھر وہی شیر میرے سامنے ہے اور میرے قریب آ گیا ہے اس پر پھر میرے بدن پر سخت لرزہ آیا مگر میں پھر سنبھل گیا اور میں نے جی میں اپنے آپ کو بہت ملامت کی کہ یونہی میرے دل میں وہم سے خوف پیدا ہو گیا ہے چنانچہ میں نے اپنا دل مضبوط کر کے اور اپنی طاقت کو جمع کر کے پھر مرزا صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈالا اور پورا زور لگایا۔ اس پر ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہی شیر میرے اوپر کود کر حملہ آور ہوا ہے اس وقت میں نے بے خود ہو کر چیخ ماری اور وہاں سے بھاگ اُٹھا۔ حضرت خلیفہ ثانی بیان فرماتے تھے کہ وہ شخص پھر حضرت صاحب کا بہت معتقد ہو گیا تھا اور ہمیشہ جب تک زندہ رہا آپ سے خط و کتابت رکھتا تھا۔

﴿76﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی محمد اروڑا صاحب مرحوم کپورتھلوی حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر پر کہا کرتے تھے کہ ہم تو آپ کے منہ کے بھوکے تھے۔ بیمار بھی ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ دیکھنے سے اچھے ہو جاتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی صاحب مرحوم پرانے مخلصوں میں سے تھے اور عشاق مسیح موعودؑ میں ان کا نمبر صف اوّل میں شمار ہونا چاہئیے۔

﴿77﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری

بھانو ٹانگیں دبانے والی

{780} بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سُنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اُسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو مَیں دبا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ''ہاں جی تدّے تے تہاڈی لتّاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہو۔ مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ بھانو مذکورہ قادیان کے ایک قریب کے گاؤں بسرا کی رہنے والی تھی۔ اور اپنے ماحول کے لحاظ سے اچھی مخلصہ اور دیندار تھی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم، صفحہ 722، روایت نمبر 780)

مرزا قادیانی کی چہیتی خادمہ "بھانو"

اس حوالہ میں مرزا قادیانی کے گھر کی صورتحال کا ایک ایسا پہلو سامنے آتا ہے جو نہ صرف اخلاقی انحطاط بلکہ اسلامی شریعت کی صریح خلاف ورزی ہے۔

روایت میں بیان ہے کہ: ایک غیر محرم عورت" بھانو" رات کے وقت سردی میں مرزا قادیانی کی ٹانگیں دبانے کے لیے اس کے پلنگ پر بیٹھی تھی۔ یہ بات خود اس کی بیوی (نصرت جہاں بیگم ام قادیانیہ) بیان کر رہی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ ایک معمول کا واقعہ تھا۔

بھانو نامی بوڑھی ملازمہ رات کو مرزا قادیانی کے پاس دبانے کے لیے آتی تھی۔ سردی میں جب وہ لحاف کے اوپر سے دبا رہی تھی تو اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ پلنگ کی پٹی دبا رہی ہے۔ مرزا قادیانی نے خود اسے توجہ دلائی کہ سردی زیادہ ہے تاکہ اسے اپنی"غلطی" کا احساس ہو۔ یہ پورا منظر خود خاندان والوں نے ہنسی مذاق کے انداز میں بیان کیا۔

قادیانی مفتی کا مرزا قادیانی کی بے پردگی کے جواز کا عجیب فتویٰ

سوال ششم: حضرت اقدس غیر عورتوں سے ہاتھ پاوں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں انسے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنیٰ ہیں دیکھو سوالات دوم تا پنجم کے جوابات۔

(قادیانی اخبار الحکم، 10 اپریل 1907ء، صفحہ 13)

اس واقعہ میں مرزا قادیانی کی محبوب خادمہ بھانو کارات کے وقت اُس کے پلنگ پر بیٹھ کر اس کے جسم کو دبانا، اور پھر قادیانی مفتی کا یہ کہنا کہ "نبی معصوم عورتوں سے مس کرنے اور اختلاط سے مستثنیٰ ہوتے ہیں" یہ دونوں چیزیں شریعتِ اسلامی کے بنیادی اصولوں کے سراسر خلاف ہیں۔ اہلِ سنت کے نزدیک غیر محرم عورت کا کسی مرد کے جسم کو چھونا، تنہائی میں بیٹھنا، دبانا یا بغیر پردہ اختلاط کرنا قطعی حرام اور زنا کے قریب کرنے والے اسباب میں سے ہے۔ اگر یہی فعل کسی عام شخص سے سرزد ہو تو بھی گناہ عظیم ہے، اور اگر کسی دعویدارِ نبوت سے ہو تو یہ اس کے جھوٹے ہونے کی خود واضح ترین دلیل ہے۔

اس واقعہ میں بے حیائی کا پہلو نہ صرف یہ ہے کہ ایک غیر محرم عورت مرزا قادیانی کے بستر پر آ کر رات کے وقت اس کے جسم کو دبانے لگتی ہے، بلکہ اس کے باوجود مرزا کی طرف سے کوئی شرعی روک ٹوک نہ ہونا اور پھر اس پر فتویٰ جواز دینا اس گمراہی کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

غیر محرم کو چھونے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ

تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھو دی جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

(المعجم الکبیر طبرانی 486)

جب غیر محرم عورت کو چھونا اتنا سخت گناہ ہے تو مرزا قادیانی کارات کے وقت غیر محرم

بھانو سے دباو کرانا کیسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ مرزا قادیانی اور بھانو کا واقعہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ خلوت کا گناہ تھا جس سے نبی ﷺ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

یہ فتویٰ کئی اعتبار سے باطل ہے:

☆ معصوم ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔ معصوم صرف انبیاء ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی نبوت کا جھوٹا مدعی تھا، اس کے لیے عصمت کا دعویٰ ہی باطل ہے۔

☆ نبی سے غیر محرم عورت کو مس کرنے کی اجازت کہنا سراسر گستاخی و گمراہی ہے۔ نبی ﷺ نے خود غیر محرم کو چھونے سے منع فرمایا ہے۔

☆ قرآن نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کے پردے کو "پاکیزگی" قرار دیا۔ اس کے باوجود مرزا قادیانی کے لیے اختلاط باعثِ برکت کہنا دین کا مذاق اڑانا ہے۔

جو شخص بار بار ایسے افعال کا مرتکب ہو اور پھر اسے جائز کہے، وہ فاسق، گمراہ اور دین کے اصولوں کا منکر ہے۔ یہ واقعہ مرزا قادیانی کی نجی زندگی کے اخلاقی دیوالیہ پن کی واضح علامت ہے۔ ایک مدّعیِ نبوت کی زندگی کا یہ طرزِ عمل اس کے جھوٹے ہونے پر کھلا ثبوت ہے۔

جوانی میں اور نہ اب۔ بلکہ ہمیشہ اس کی طرف سے بے رغبتی رہی ہے حالانکہ نوجوانوں کو اس میں کافی شغف ہوتا ہے اور خاندان میں بھی بعض افراد کبھی کبھی ناول پڑھتے رہے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حضرت صاحب نے کسی کو ناول پڑھتے دیکھا ہوگا۔ یا کسی اور وجہ سے اِدھر توجہ ہوئی ہو گی۔ جس پر بطریق انتباہ مجھے یہ نصیحت فرمائی۔ اور الحمدللہ مَیں حضرت صاحب کی توجہ سے خدا کے فضل کے ساتھ اس لغو فعل سے محفوظ رہا۔

﴿780﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سُنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اُسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو مَیں دبا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ''ہاں جی تدّے تے تہاڈی لتّاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہو۔ مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ بھانو مذکورہ قادیان کے ایک قریب کے گاؤں بسرا کی رہنے والی تھی۔ اور اپنے ماحول کے لحاظ سے اچھی مخلصہ اور دیندار تھی۔

﴿781﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ قریباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے کہ کہیں سے ایک بہت بڑا لوہے چینی کا پیالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا۔ جس کی بڑائی کی وجہ سے معلوم نہیں اہل بیت نے یا خود حضرت صاحب نے اس کا نام **کاسۃ المسیح** رکھ دیا اور اسی نام سے وہ مدتوں مشہور رہا۔ ان دنوں حضرت صاحب کو کچھ پھنسیوں وغیرہ کی تکلیف جو ہوئی۔ تو

ہیں کم کا لفظ اسلئے لکھا ہے کہ بعض تو میں ایسی بھی ہیں جنکے خاوند اپنی بیویاں بی بی کو خود برہج دیا کے حوالے کرتے ہیں نسل لینے کے لئے بلکہ برہج دار کی خدمت میں کرتے ہیں بعض قومیں ایسی بھی ہیں کہ انکا جماع اگر اپنی ماں بہن سے واقع ہو جاوے تو وہ اسکو ثواب بطور ثواب سمجھتے ہیں۔ بعض قومیں اپنی بہنوں لڑکیوں سے خود زنا کروا کر اپنی معاش کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اسلئے ان مستثنیات میں احتمال زنا و تہمت زنا کم ہے قطعاً بخوبی نہیں۔

قرآن کریم کا قاعدہ ہے کہ استدلال بالاولی کرتا ہے جیسے فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ؎ یعنے مومن ایسے کام سے جسمیں کوئی فائدہ نہو پرہیز کرتے ہیں اور جس کام میں نقصان ہو اس سے تو بطریق اولی پرہیز کریں گے اور جیسے فرمایا وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ ؎ یعنے اپنی ماں باپ کو اف بھی نکہ۔ تو اس سے معلوم ہوا والدین کو جھڑکنا گالی دینا بطریق اولی منع ہے جیسا غیر معصوم کہ جنسے گاہ گاہ احتمال نقصان بھی ہے مگر بلحاظ عموم بلاوے کے انکو اس قانون سے مستثنی کر دیا تو نبی جو معصوم ہے اور متقی جو اولی گناہ سے بھی ڈرتا ہے اور جس سے قطعاً یقیناً زنا اور تہمت زنا کا احتمال نہیں بطریق اولی مستثنے ہیں۔

(۲) غیر اولی الاربة میں انبیاء اتقیا داخل ہی ہیں کیونکہ اولی الاربہ کے معنے ہیں شہوانی آدمی اور غیر اولی الاربہ غیر شہوانی اور یہ مسلم بات ہے کہ انبیاء اتقیا شہوانی یعنے شہوت پرست نہیں ہوتے اور قطعاً نہیں ہوتے (۳) غیر اولی الاربة کے معنے کیں بقول ابن عباس عفیف عورتیں شرم نہ کریں۔ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۴۲

انبیاء اتقیا کی عصمت پر چونکہ عورتوں کو کامل یقین ہوتا ہے وہ انسے حجاب اور حیا نہیں کرتیں اسیواسطے بطور تبرک یا خدمت وہ مس بھی کرتی ہیں (۴) خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل گواہ ہیں دیکھو حدیث غزوہ خیبر جسمیں عورتیں مجروحین کی مرہم پٹی کے لئے گئی تہیں جو سوائے مس کے نہیں ہوسکتی بلکہ بعض زخموں کے پٹی باندھنے کیلئے مجروح کے بار بار کروٹ بدلنے پڑتے ہیں یا ران پکڑ کر اٹھانا پڑتا ہے) جنہیں بعد فتح وہ دوں کیطرح عورتوں کو بھی حصہ دیا گیا۔ دیکھو الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ کالم ۲ و دیگر احادیث صفحہ ۱۲ کالم اول و دوم و احادیث بجواب سوال دوم ضمن الف و ب فقط بلا اجنبیہ جو کسی دیکھنا سر پر روغن ملنا کنگھی کرنا لکھا ہے اور تعامل صحابہ کے لئے دیکھو سوال ہفتم کا جواب نمبر ۵ و ۶

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ؎ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ؎ یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو احکام شریعت بیان فرماتے ہیں انہیں کوئی بات بھی اپنی طرف کر نہیں فرماتی بلکہ جو کچھ فرماتے ہیں وحی ہی سے فرماتے ہیں لہذا جو کچھ تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیویں لیلو اور جس سے روکیں باز آجاؤ۔ اسلئے احادیث کو حوالجات (جو اوپر لکھے گئے) حکم قرآن مجید ہی سمجھنا چاہئے۔ (۶) عورتوں کا پانو دبانا روغن لگانا کنگھی کرنا یہ فعل رسول نہیں بلکہ یہ فعل تو عورات کا ہے جو اپنی ضرورت یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو اجر عظیم سمجھکر۔ اور بدن مبارک کی مس کو موجب برکات سمجھکر یہ شرف حاصل کرتی تہیں۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین اور بالمومنین رؤف رحیم تھے انکو محروم نہ رکھتے تھے یعنے منع نہ کرتے۔

سوال پنجم۔ غیر محرم کو اگر رسول سے پردہ کرنا درست نہیں تو حضرت عائشہؓ باوجود مال ہونے کے کیوں پردہ کرتی تہیں مومنوں سے۔

جواب۔ یہ عجیب سوال ہے گفتگو تو تہی مامور رسل امام نبی کے متعلق تو حضرت عائشہؓ کے پردہ کی نسبت کہاں سے سوال پیدا ہوگیا جو نہ مامور ہیں نہ رسل نہ امام نہ نبی۔

(۲) دوسری عورتوں کو تو ضرورت تہی برکت حاصل کرنے اور خدمت سے اجر عظیم پانے کی حضرت عائشہ صدیقہؓ کو کس سماجہ سے یہ چیزیں حاصل کرنیکی ضرورت تہی وہ شرف تو آپکو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہر میں ہر وقت حاصل تہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳) فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ؎ ہی حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو خصوصیت مانع تہا

سوال ششم۔ حضرت اقدس غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں۔

جواب۔ وہ نبی معصوم ہیں انسے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔

اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنے ہیں دیکھو سوالات دوم تا پنجم کے جوابات۔

(۳) امت اپنے نبی کی اولاد روحانی ہوتی ہے۔ اسلئے وہاں زنا اور تہمت زنا کا احتمال نہیں جیسے لوط علیہ السلام نے فرمایا هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي ؎ یہ تمہاری بی بیاں میری بیٹیاں ہیں۔ دوسرا وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ؎ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ باپ کی بیبیاں مائیں ہوتی ہیں۔

سوال ہفتم۔ حضرت کے صاحبزادے غیر عورتوں سے بلا تکلف اندر کیوں چلے جاتے ہیں کیا انسے پردہ درست نہیں۔

جواب۔ آپ نے یہ سوال نہایت جلدی سے کام لیا اور غور نہیں کیا کہ پردہ کرنیکی پابند عورات ہیں یا عورتیں تھکے پردہ کرانے کہ بھی پابند مرد ہیں۔ غرض مردوں کو حکم ہے يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ ؎ یعنی مرد اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اگر آپ یہ اعتراض کرتے کہ صاحبزادے غیر عورتوں کیطرف دیکھتے ہیں اور غض بصر نہیں کرتے اور اس کا کوئی ثبوت بھی آپ پیش کرتے تو اسکے جواب کی ضرورت بھی ہوتی اب تو انکو جواب کی ضرورت ہی معلوم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ یعنی تو انپر کوئی داروغہ نہیں کہ انسے عملہ درآمد کراوے۔ ورنہ اوے جب مامور کسی کا داروغہ نہیں تو کیا صاحبزادے عورتوں سے پردہ کرانے کے ذمہ وار ہیں۔

(۲) کتب حدیث و ۔ ۔ ۔ سیر میں بکثرت لکھا ہے کہ صحابہ کی عورتیں جنگلوں میں مریضوں کے علاج کیلئے جاتی تہیں چنانچہ چند مثالیں لکھی بھی گئی ہیں۔ کیا وہ علاج کیونکر پردہ کر سکتی تہیں خصوصاً جب کہ انہیں زخمیوں کی بدلنی پڑیں یا تختہ پر زخم ہوں اور زخم بار بار پر روزہ دہونے بھی پڑتے ہیں (۳) مستثنیات کے ذکر میں اور قانون کے وجوہ اور ۔ تنا بیان کرتے ہوئے میں لکھدیا ہے کہ ضرورت حجاب صرف احتمال زنا کیلئے ہے جہاں انکے وقوع کا احتمال کم ہو انکو اللہ تعالیٰ نے مستثنے کر دیا ہے اسیواسطے انبیاء اتقیا لوگ مستثنے بلکہ بطریق اولی مستثنے ہیں پس حضرت کے صاحبزادے اللہ تعالیٰ کے فضل سے متقی ہیں ان سے اگر حجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں۔

(۴) کوہ میں عورتیں مختلف قسم کی جاتی ہیں کوئی پردہ دار اور کوئی بے پردہ پھر کیا صاحبزادے جب گھر میں جاویں پہلے یہ تحقیقات شروع کر دیں کہ انمیں کون کون پردہ دار ہیں۔

(۵) عن ابن زيد قال لقي عمر بن الخطاب امرأة يقال لها خولة وهو يسير مع الناس فاستوقفته فوقف لها ودنا منها واصغى اليها راسه ووضع يديه على منكبيها حتى قضت حاجتها وانصرفت ۔ ۔ ۔ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۸۱ یعنی ابن زید سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک عورت خولہ نام ملی جبکہ آپ لوگوں کے ہمراہ جا رہے تھے اس نے حضرت عمر کو ٹھہرا کر باتیں شروع کر دیں حضرت عمر اس عورت کے کندھے پر ہاتھ رکھکر اور اسکی طرف سر جھکا کر باتیں سنتے رہے یہانتک کہ وہ باتوں سے خود فارغ ہو کر چلی گئی۔

(۶) عن ام عطية رضي الله عنها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة جمع نساء الانصار في بيت فارسل اليهن عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقام على الباب فسلم فقال انا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكن نبايعكن على ان لا تشركن بالله شيئا ولا تسرقن ولا تزنين الآية قلنا نعم فمد يده من خارج البيت ومددنا ايدينا من داخل البيت ۔ ۔ ۔

درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ ام عطیہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ایک گہر میں عورات انصار کو جمع کرا کر انکی طرف حضرت عمر کو بھیجا حضرت عمر نے دروازہ پر کھڑا ہو کر سلام کے بعد فرمایا میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول تمہاری طرف کیا تم بیعت کرتے ہو کہ شرک چوری زنا وغیرہ نکرین گی ہم نے کہا ہاں پھر حضرت عمر نے باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم نے گہر کے اندر سے بڑھایا۔

یہ تعامل صحابہ خیر القرون کا ہے پس جب صحابہ کو بسبب تقاضہ تک جائز تہا تو صاحبزادگی جو متقی ہیں صرف اپنے گہر میں چلا جانا کسطرح جائے اعتراض ہو سکتا ہے حالانکہ انکے پردہ کو پابند بخوبی اپنا پردہ کر سکتی ہیں (۷) وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ سورہ نور رکوع ۴ میں حکم ہے کہ عورتیں اپنی اوڑہنی اپنی جیبوں تک لٹکا دیں

رات کے پہرہ پر مامور خواتین

{786} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں مَیں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں ۔اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا۔کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سُنے اور آپ کو جگا دیا۔اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ۔ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو ۔منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں ۔

(سیرت المہدی حصہ سوم، روایت نمبر 786 صفحہ 725)

یہ حوالہ بھی مرزا قادیانی کے گھر کے اندر پردے کی شدید خلاف ورزی اور غیر محرم عورتوں کے غیر ضروری اختلاط کا ایک اور ثبوت ہے ۔رات کے وقت" مائی رسول بی بی"، " مائی فجو"، "منشیانی" اور دیگر عورتوں کا پہرہ دینا، مرزا قادیانی کے قریب رہنا، اس کے سوتے میں بات کرنے پر اسے جگانا۔یہ سب شریعت کے بنیادی احکامِ پردہ سے کھلی بغاوت ہے ۔اسلامی تعلیمات کے مطابق رات کی پہرہ داری اور مرد کے ساتھ قُرب قائم کرنا صرف محرم عورت کے لیے جائز ہوتا ہے، نہ کہ غیر محرم خواتین کے لیے ۔ایسا انتظام کسی بھی باحیا، دیندار، سنجیدہ انسان کے گھر میں نہیں پایا جاتا، چہ جائیکہ ایک دعویدارِ نبوت کے گھر میں ہو۔ یہ روایت مرزا قادیانی کے اندرونی ماحول کی بے اصولی اور غیر شرعی معاشرت کا ایک اور واضح اشارہ ہے ۔

جھگڑا یا مقدمہ ہوتا ہے۔ اور دونوں نذر دیتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مقدمہ ان کے حق میں فتح ہو۔ ہم دونوں کی نذر قبول کر لیتے ہیں۔ اور خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ان میں سے جو سچا ہو اور جس کا حق ہو اُسے فتح دے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پِیر کا مرید کی نذر ردّ کرنا مرید کے لئے موت سے بڑھ کر ہوتا ہے اس لئے سوائے اس کے کہ کسی پر کوئی خاص ناراضگی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب کی نذر قبول فرما لیتے تھے اور سب کے لئے دعا کرتے تھے اور ہر ایک کو اپنے اپنے رنگ میں دعا فائدہ پہنچاتی تھی۔ کسی کو فتح کے رنگ میں اور کسی کو اور رنگ میں۔

﴿786﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں مَیں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا۔ کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سُنے اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو۔ منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی رسول بی بی صاحبہ میری رضاعی ماں ہیں اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم کی بیوہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم تھے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ان کے داماد ہیں۔

﴿787﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب مَیں قادیان میں تھا اور اُوپر سے رمضان شریف آگیا۔ تو مَیں نے گھر آنے کا ارادہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں سارا رمضان یہیں رہیں۔ مَیں نے عرض کی۔ حضور ایک شرط ہے کہ حضور کے سامنے کا جو کھانا ہو وہ میرے لئے آجایا کرے۔ آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ چنانچہ دونوں وقت حضور برابر اپنے سامنے کا کھانا مجھے بھجواتے رہے۔ دوسرے لوگوں کو بھی یہ خبر ہوگئی اور وہ مجھ سے چھین لیتے

زینب بی بی پنکھا جھلنے والی

میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا۔کہ مَیں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اوراسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔بسااوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گذر جاتی تھی۔۔۔دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔۔۔۔۔۔مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گذارنی پڑیں۔تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم، روایت نمبر 910 صفحہ 789)

زینب بی بی نامی ایک نوجوان لڑکی تین ماہ تک مرزا قادیانی کی" رات بھر خدمت" کرتی رہی۔ وہ عشاء سے فجر تک ساری رات مرزا کے سرہانے کھڑی پنکھا جھلتی رہی۔ یہ صورتِ حال شریعتِ محمدی کے بنیادی احکام کے سراسر خلاف ہے۔اسلام میں غیرمحرم مرد و عورت کا اس انداز سے خلوت میں رہنا،خصوصاً راتوں میں،سخت حرام ہے۔لیکن مرزا قادیانی نہ صرف اسے برداشت کرتا رہا بلکہ اسے اپنی قربت، خدمت اور" تبرک" بھی دیتا رہا۔ یہ طرزِ عمل ایک دنیوی انسان کے لیے بھی بے حیائی اور بے پردگی کی انتہا ہے، چہ جائیکہ ایک دعویدارِ نبی کے لیے۔

مسلمان اور بڑے بڑے معزز لوگ موجود تھے۔ تین گھنٹے حضور اقدس نے تقریر فرمائی۔ حالانکہ بوجہ سفر دہلی کچھ طبیعت بھی درست نہ تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس لئے حضور اقدس نے بوجہ سفر روزہ نہ رکھا تھا۔ اب حضور اقدس نے تین گھنٹہ تقریر جو فرمائی تو طبیعت پر ضعف سا طاری ہوا۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا۔ جس پر ناواقف مسلمانوں نے اعتراضاً کہا کہ مرزا رمضان میں دودھ پیتا ہے اور شور کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ پولیس کا انتظام اچھا تھا۔ فوراً یہ شور کرنے والے مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اس موقعہ پر یہاں پر تین تقاریر ہوئیں۔ اوّل مولوی سیّد محمد احسن صاحب کی۔ دوسرے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی۔ تیسرے حضور اقدس علیہ السلام کی۔ پھر یہاں سے حضور امرتسر تشریف لے گئے۔ وہاں سُنا ہے کہ مخالفوں کی طرف سے سنگباری بھی ہوئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بازار میں اکیلے پھرنے کی بات تو خیر ہوئی مگر مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ حضور بازار کے اندر صرف صدری میں پھر رہے تھے۔ اور جسم پر کوٹ نہیں تھا کیونکہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ گھر سے باہر ہمیشہ کوٹ پہن کر نکلتے تھے۔ پس اگر میر صاحب کو کوئی غلطی نہیں لگی تو اس وقت کوئی خاص بات ہوگی یا جلدی میں کسی کام کی وجہ سے نکل آئے ہوں گے یا کوٹ کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

﴿910﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا۔ کہ مَیں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گذر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گذارنی پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ

بے شرمی کے دو واقعات

{1349} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔صفیہ بیگم صاحبہ شاہجہانپوری اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ مجاہد نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ ''صفیہ! گرم پانی کا لوٹا پائخانہ میں رکھو۔'' مجھ سے کچھ تیز پانی زیادہ پڑ گیا۔جب حضور باہر آئے تو مجھے کہا۔''ہاتھ کی پشت کرو'' اور پانی ڈالنا شروع کیا اور ہنستے بھی جاتے تھے ۔پھر فرمایا۔''پانی تیز لگتا ہے''؟ میں نے کہا لگتا تو ہے ۔آپ نے فرمایا ''اتنا تیز پانی نہیں رکھنا چاہئے۔''

{1350} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن آپ لیٹے ہوئے تھے اور میں پیر دبا رہی تھی ۔کئی طرح کے پھل لیچیاں ، کیلے، انجیر اور خربوزوں میں سے آپ نے مجھے بہت سے دئے ۔میں نے ان کو بہت سنبھال کر رکھا کہ یہ بابرکت پھل ہیں ۔ان کو میں گھر لے جاؤں گی تاکہ سب کو تھوڑا تھوڑا بطور تبرک کے دوں ۔جب میں جانے لگی تو حضور نے اماں جان کو فرمایا کہ برکت کو وائی برنم دے دو۔اس کے رحم میں درد ہے (ایکسٹریکٹ وائی برنم لیکوئڈ ایک دوا رحم کی اصلاح کے واسطے ہوتی ہے۔) یہ مجھے یاد نہیں کہ کس نے دوا لا کر دی ۔حضور نے دس قطرے ڈال کر بتایا کہ دس قطرے روز صبح کو پیا کرو۔میں گھر جا کر پیتی رہی ۔

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت نمبر 1349،1350 صفحہ 214)

یہ دونوں واقعات مرزا قادیانی کے گھر میں بے پردگی، غیر محرم عورتوں کے ساتھ بے تکلّفی، بدن چھونے، خلوت، اور عورتوں کو جسمانی خدمات پر لگانے کی انتہائی گھناؤنی اور شرمناک مثالیں ہیں۔ یہ سب کچھ اس شخص کی جھوٹی نبوت کے کھوکھلے ہونے کو مزید واضح کرتا ہے۔

پہلا واقعہ: صفیہ بیگم کو پائخانہ سے متعلق خدمت دینا

غیر محرم عورت صفیہ بیگم کو مرزا قادیانی نے "گرم پانی کا لوٹا پائخانہ میں رکھنے" جیسے انتہائی ذاتی اور بے حیائی والے کام پر لگایا۔ مزید برآں، جب پانی تیز ہو گیا، تو مرزا نے کہا ہاتھ کی پشت کرو اور اس کے ہاتھ پر پانی بہایا، ہنستا رہا۔ اس میں درج ذیل بے شرمی نمایاں ہے۔ غیر محرم عورت کے ہاتھ پکڑ کر یا اس پر پانی بہا کر جسمانی لمس قائم کرنا۔ غسل خانہ اور بیت الخلا سے متعلق کام کروانا۔ ہنسی مذاق کرنا۔ خلوت جیسی صورت پیدا کرنا۔ یہ سب شریعت محمدی ﷺ کے صریح خلاف ہے۔ ایک عام مسلمان مرد بھی غیر محرم عورت سے ایسے معاملات میں حد سے زیادہ احتیاط کرتا ہے، مگر مرزا نے تو اسے گھر کے اندر اپنے ذاتی کاموں پر لگا رکھا تھا۔

دوسرا واقعہ: برکت بی بی سے ٹانگیں دلوائی جانا اور پھر رحم کی دوا دینا

یہ واقعہ بے حیائی اور بے غیرتی کا اگلا باب ہے۔ برکت بی بی غیر محرم تھی، اس کے باوجود مرزا اس سے اپنی ٹانگیں دبواتا تھا۔ اس کے بعد کیلئے تبرک کے نام پر دینا تاکہ عورت مزید عقیدت سے قریب ہو۔ اور سب سے بے حیائی اور بے غیرتی کی بات، مرزا قادیانی نے اس غیر محرم عورت کے رحم (Uterus) کے درد کا ذکر کیا۔ اور اس کے لیے وائی برنم نامی رحم کی دوا خود بنا کر 10 قطرے پلانے کا حکم دیا۔

یہ دونوں واقعات اس بات کے ٹھوس ثبوت ہیں کہ مرزا قادیانی کا گھر نبوت کا گھر نہیں بلکہ بے حیائی اور بے شرمی کا ٹھکانہ تھا۔

﴿1348﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔اہلیہ صاحبہ بابو فخر الدین صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے وطن میانی میں تھی کہ میرے لڑکے اسحٰق کو جس کی عمر اس وقت دو سال کی تھی ۔طاعون کی دو گلٹیاں نکل آئیں ۔ان دنوں یہ بیماری بہت پھیلی ہوئی تھی ۔ہم بہت گھبرائے اور حضرتؑ کے حضور دعا کے لئے خط لکھا۔لڑکا اچھا ہو گیا تو ایک ماہ کے بعد میں اس کو لے کر قادیان آئی اور اس کو حضورؑ کے سامنے پیش کیا کہ یہ وہی بچہ ہے جس کو طاعون نکلی تھی۔حضورؑ اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ سنتے ہی اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔''اس چھوٹے سے بچہ کو دو گلٹیاں نکلی تھیں؟''اب خدا کے فضل سے وہ بچہ جوان اور تندرست ہے۔

﴿1349﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔صفیہ بیگم صاحبہ شاہجہانپوری اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ مجاہد نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ'ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''صفیہ! گرم پانی کا لوٹا پائخانہ میں رکھو۔''مجھ سے کچھ تیز پانی زیادہ پڑ گیا۔جب حضورؑ باہر آئے تو مجھے کہا۔ ''ہاتھ کی پشت کرو'' اور پانی ڈالنا شروع کیا اور ہنستے بھی جاتے تھے۔پھر فرمایا۔''پانی تیز لگتا ہے'' ؟میں نے کہا لگتا تو ہے۔آپؑ نے فرمایا''اتنا تیز پانی نہیں رکھنا چاہئے۔''

﴿1350﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن آپؑ لیٹے ہوئے تھے اور میں پیر دبا رہی تھی ۔کئی طرح کے پھل لیچیاں ،کیلے ،انجیر اور خربوزوں میں سے آپ نے مجھے بہت سے دئے۔میں نے ان کو بہت سنبھال کر رکھا کہ یہ بابرکت پھل ہیں۔ان کو میں گھر لے جاؤں گی تا کہ سب کو تھوڑا تھوڑا بطور تبرک کے دوں ۔جب میں جانے لگی تو حضورؑ نے اماں جان کو فرمایا کہ برکت کو وائی برنم دے دو۔اس کے رحم میں درد ہے (ایکسٹریکٹ وائی برنم لیکوئڈ ایک دوا رحم کی اصلاح کے واسطے ہوتی ہے۔)یہ مجھے یاد نہیں کہ کس نے دوا لا کر دی۔حضورؑ نے دس قطرے ڈال کر بتایا کہ دس قطرے روز صبح کو پیا کرو۔میں گھر جا کر پیتی رہی۔

﴿1351﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

ڈاکٹرانی دوپٹے والی

{688} بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی وہ مدتوں قادیان آکر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔اس بیچاری کو سل کی بیماری تھی۔جب وہ فوت ہوگئی تو اس کا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے دعا کے لئے یاد دہانی کے لئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔کہ ڈاکٹرنی مرحومہ بہت مخلصہ تھی اور اس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کا اخلاص بھی ترقی کر گیا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 688 صفحہ 631)

یہ واقعہ بھی مرزا قادیانی کے گھر کے ماحول میں غیر محرم عورتوں کی آزادانہ آمد ورفت، خلوت،اور غیر شرعی اختلاط کا ایک اور ثبوت ہے۔

مرزا قادیانی کے گھر میں ڈاکٹرانی غیر محرم عورت کا مدتوں رہائش پذیر ہونا بذاتِ خود شدید بے حیائی اور شرعی پردہ کے کھلے انکار کی علامت ہے۔ایک مرد کے گھر میں کسی غیر محرم عورت کا لمبے عرصے تک رہنا، بیماری کے دوران اس کی خدمت و دیکھ بھال کرنا اور پھر مرنے کے بعد اس کے دوپٹے کو بیت الدعاء کی کھڑکی پر باندھ کر یادگار بنانا یہ سب اس بات کا اعلان ہے کہ مرزا کے لیے غیر محرم عورت کوئی حساس معاملہ تھا ہی نہیں۔

کرنال والی لائن سے سفر کیا۔ کیونکہ دوسری طرف سے راستہ میں دو دفعہ دریا کا پُل آتا تھا۔ اور ان دنوں میں کچھ حادثات بھی ریلوں کے زیادہ ہوئے تھے۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بھتیجے نے جو ایک نشہ باز اور خطرناک آدمی تھا۔ حضور کو ایک خط تحریر کیا۔ اور اس میں قتل کی دھمکی دی۔ کچھ دن بعد وہ خود قادیان آ گیا۔ آپ نے جب سُنا تو حضرت خلیفہ اولؓ کو تاکیداً کہلا بھیجا کہ اسے فوراً رخصت کر دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اُس کچھ دے دلا کر رخصت کر دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لکڑی کے شہتیر ہوتے تھے۔ جن سے یہ خطرہ ہوتا تھا۔ کہ اگر شہتیر ٹوٹے تو ساری چھت گر جائے گی۔ مگر آجکل لوہے کے گاڈر نکل آئے ہیں۔ جو بہت محفوظ ہوتے ہیں۔

﴿687﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب ارکانِ اسلام میں سب سے زیادہ نماز پر زور دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''نمازیں سنوار کر پڑھا کرو''۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سنوار کر پڑھنے سے یہ مراد ہے کہ دل لگا کر پوری توجہ کے ساتھ ادا کی جائے۔ اور نماز میں خشوع خضوع پیدا کیا جائے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسی کیفیت پیدا کر لے تو وہ گویا ایک مضبوط قلعہ میں آ جاتا ہے۔

﴿688﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی وہ مدتوں قادیان آ کر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔ اس بیچاری کو سل کی بیماری تھی۔ جب وہ فوت ہوگئی تو اس کا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے دعا کے لئے یاددہانی کے لئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹرنی مرحومہ بہت مخلصہ تھی اور اس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کا اخلاص بھی ترقی کر گیا تھا۔

﴿689﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ قریباً ۹۳ء تک گول

صفیہ بیگم سر دبانے والی

{1568} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ''ایک دفعہ حضور اقدس حضرت مسیح موعود نے نیچے برانڈے کے اندر جہاں ایک کمرے میں آج کل باورچی کھانا پکاتا ہے پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے ۔مجھے فرمایا سر دباؤ۔ آپ دبواتے نہیں تھے بلکہ ایک طرف انگوٹھے دوسری طرف انگلیوں سے ستواتے تھے ۔میں بہت دیر تک اسی طرح سر دباتی رہی ۔مجھے سر دباتی کو فرمانے لگے ''کسی دن تم کو بہت فخر ہوگا کہ میں نے مسیح موعود کا سر دبایا تھا'' یہ کلمے حضرت کے مجھے ایسے یاد ہیں جیسے اب فرماتے ہیں ۔افسوس اس وقت کچھ قدر نہ کی ۔اب پچھتانے سے کیا ہوسکتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت نمبر 1568 صفحہ 312)

یہ روایت مرزا قادیانی کے گھرانے میں رائج اس غلط اور نامناسب ماحول کی ایک اور جھلک پیش کرتی ہے جس میں غیر محرم لڑکیوں کا بار بار اندرونِ خانہ آنا، تنہائی میں خدمت کرنا اور ''سر دبانے'' جیسے قُربت والے افعال کرنا نہ صرف عام تھا بلکہ اسے ایک روحانی اعزاز قرار دے کر مزید جواز بھی دیا جاتا تھا۔صفیہ بیگم ایک غیر محرم نوجوان لڑکی تھی، مگر اسے پلنگ کے پاس بلا کر سر دبوانا، پھر اس عمل کو فخر اور شرف کا سبب قرار دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہاں شرعی پردے، حیا اور اسلامی آدابِ اختلاط کا کوئی عملی لحاظ موجود نہ تھا۔حضورِ اکرم ﷺ نے غیر محرم عورت و مرد کے تنہا ہونے کو سخت ممنوع قرار دیا ہے، اور عورت کو جسمانی لمس کے ذریعے

خدمت پر لگانا تو اس سے بھی زیادہ فتنہ انگیز عمل ہے۔ اس ایک واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ماحول میں وہی باتیں رواج پا گئیں جنہیں شریعتِ محمدی ﷺ نے سدّ ذریعہ کے طور پر بند کر دیا تھا۔ یہاں نہ پردہ، نہ احتیاط، نہ حدود بلکہ اس بیجا قربت کو "روحانی سعادت" کا نام دے کر فخریہ انداز میں بیان کیا گیا، جو دین اسلام کے مزاجِ حیا سے بالکل متصادم ہے۔

خلاصہ کلام

مرزا قادیانی کی عملی زندگی اور اس کے اپنے گھرانے کے حالات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ وہ خود غیر محرم عورتوں سے انتہائی بے تکلف اور محارم جیسا اختلاط کرتا رہا۔ گھر کی خادماؤں، معلمات، مریضہ عورتوں اور نوجوان لڑکیوں تک کو اپنے قریب بٹھانا، چھونا، خدمت لینا اور تنہائی میں رکھنا اس کے ماحول میں معمول تھا۔ مگر دوسری طرف اپنے مریدوں کو بڑی سختی سے پردے، حیا اور نگاہوں کی حفاظت کی تعلیم دیتا اور مرد و عورت کے لیے شرعی پابندیوں کو لازم قرار دیتا تھا۔ ملفوظات کی درج ذیل عبارت اس تضاد کی واضح مثال ہے کہ زبان سے پردے کی تاکید اور عمل میں مسلسل اس کے خلاف رویہ:

> اسلامی پابندی: اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنا ایک حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضِ بصر کا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 614)

یوں مرزا قادیانی کی زندگی میں قول و فعل کا یہ تضاد اس کے دعووں کی سچائی پر براہِ راست سوال اٹھاتا ہے کہ جو شخص بنیادی شرعی احکام کی عملی پاسداری نہ کرے وہ امت کو دین اور تقویٰ کا راستہ کیسے دکھا سکتا ہے؟

﴿1568﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلّمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ''ایک دفعہ حضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیچے برانڈے کے اندر جہاں ایک کمرے میں آج کل باورچی کھانا پکاتا ہے پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے فرمایا سر دباؤ۔ آپ دبواتے نہیں تھے بلکہ ایک طرف انگوٹھے دوسری طرف انگلیوں سے ستواتے تھے۔ میں بہت دیر تک اسی طرح سر دباتی رہی۔ مجھے سر دباتی کو فرمانے لگے ''کسی دن تم کو بہت فخر ہوگا کہ میں نے مسیح موعود کا سر دبایا تھا'' یہ کلمے حضرت علیہ السلام کے مجھے ایسے یاد ہیں جیسے اب فرماتے ہیں۔ افسوس اس وقت کچھ قدر نہ کی۔ اب پچھتانے سے کیا ہوسکتا ہے۔

ملفوظات جلد 5

ہوتا ہے کہ وہ خدا کا قائل ہی نہیں تھا اور کہ جو کچھ ہے یہی دنیا ہی ہے آئندہ کچھ نہیں۔ ایسے بے قید اور آزاد عقائد ہی ہیں جن کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ دُنیا کا ⅓ یا ⅕ حصہ بُدھ عقائد کا پابند ہے یا ان عقائد کو پسند کرتا ہے۔ مذہب کا دائرہ جتنا تنگ ہوگا اتنا ہی اس میں داخل ہونے والے لوگ بھی کم ہوں گے اور اتنی ہی نسبتاً پاکیزگی اور طہارت اس میں موجود ہوگی۔

اسلامی پابندیاں

اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضِ بصر کا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، حلال وحرام کا امتیاز، خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں اپنی عادات رسم و رواج کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ عیسائی باش و ہرچہ خواہی کن۔ اور ان کا مذہب بھی ایک بے قید مذہب ہے اور مسلمانوں میں بھی آجکل ان لوگوں کی دیکھا دیکھی ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے کہ وہ